OPEN ACCESS

Kashf Journal of Multidisciplinary Research
Vol: 02 - Issue 1 (2025)
P-ISSN: 3007-1992 E-ISSN: 3007-200X
https://kjmr.com.pk

ڈاکٹر مقصود جعفری کی اردو شاعری میں کشمیریت: ایک مطالعہ

KASHMIRYAT IN URDU POETRY OF DR. MAQSOOD JAFRI: A STUDY

Amina yousaf
M.phil scholar, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad

Dr.Muhammad Yousaf
Head, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad

Abrar Ahmed Abbasi
M.phil scholar, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad

[*]Corresponding author: muhammad.yousaf@ajku.edu.pk
DOI: https://doi.org/10.71146/kjmr201

Article Info

Abstract

Kashmir is a living dream and Dr. Maqsood Hussain Jafari highlighted the subject of Kashmir in his poetry to the whole world. He has done a proud scholarly work on the freedom movement of Kashmir and has not only presented the facts of different periods on the subject of the freedom struggle in a valuable manner. On the contrary, he has put forward various suggestions while firmly believing in the success of the Kashmir Liberation Movement. The leaven of Dr. Maqsood Hussain has risen from the soil of Kashmir. Therefore, in every field, they give full credit to their Kashmiri identity. He has continuously strived to solve the Kashmir issue at the global level. For this purpose, along with his pen and language, he personally established contacts with western countries and other effective countries as a lawyer of Kashmir by becoming part of the government of Kashmir and the sacrifices of the Kashmiri people in front of international institutions and the world. Presented He has described the geographical importance of Kashmir, civilization, culture, beauty and natural resources and painful words and phrases with great effort, persistence and sincerity and has also given concrete suggestions for the solution of the Kashmir issue. Looking at these efforts and services of Dr. Maqsood Jafari, it is known that he has lit the candle of his part for the freedom struggle and has given awareness to the nation.

This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) license https://creativecommons.org/licenses/by/4.0

Keywords: *movement, Struggle, identity, continuously, Kashmiri, geographical importance,Concrete, suggestions.*

دنیا میں خطہ کشمیر ایک ایسا موضوع ہے جس پہ پوری دنیا کی زبانوں میں کہیں نہ کہیں اور کچھ نہ کچھ ضرور لکھا گیا ہے۔ یہ خطہ اپنی منفرد جغرفیائی، تہذیبی و ثقافتی اور مزاحمتی عوامل کی وجہ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ کشمیر کے حسن کے ساتھ ساتھ اس خطے کے باسیوں پر ہونے والے مظالم کو بھی شعرا اور ادبا نے بیان کیا ہے۔ قدیم تہذیب و تمدن، عسکری حالات و واقعات اور مذہبی حوالوں سے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں کشمیر کا ذکر اہم موضوع رہا ہے۔ خطۂ کشمیر اپنے خصوصی محل و قوع ، قدرتی حسن، فطری مناظر اور انسانی حسن و جمال کی وجہ سے زمانہ قدیم سے اہل ذوق و اہل جمال کے لیے کشش کا سبب بنا رہا۔ سرزمین کشمیر اور اہل کشمیر نے تاریخ کے وہ واقعات اور مناظر دیکھے جن کی مثالیں کرہ ارض پر کم ملتی ہیں۔ کشمیر کی تاریخ مختلف اور متضاد قسم کے مراحل سے گزری ہے۔ ایک طرف اس کے قدرتی حسین و جمیل مناظر، فطری دل کشی اور انسانی حسن و جمال کی تصویر کشی ملتی ہے۔ اور دوسری طرف اس کی سیاسی و سماجی تاریخ اور سرزمین کشمیر پر رونما ہونے والے واقعات نے بھی لوگوں کو اپنی طرف راغب کیا۔ یہی وجہ ہے کہ عام لوگوں کے ساتھ ساتھ اس کے قدرتی حسن اور سیاسی و سماجی واقعات میں شعرا کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ ان گنت شعرا، ادیبوں اور دانش وروں نے ہر دور میں کشمیر کے حسن و جمال، تہذیب و تمدن، معیشت، معاشرت کے حوالے سے مختلف زبانوں میں لکھا ہے۔ بالخصوص ۱۹۴۶ء سے قیام پاکستان اور قیام پاکستان سے تاحال تاریخ کشمیر، سیاسی و سماجی صورت حال، کشمیر کا حسن و جمال، اس کا خاص محل و قوع اور بالخصوص ۱۹۴۷ء سے کشمیر کے ایک حصہ پر بھارتی غاصبانہ قبضہ، ظلم و استبداد کی داستانیں، کشمیریوں کی مظلومیت، تحریک آزادی کشمیر اور انسانی حقوق کی پامالی شعرا کا اہم موضوع بن گئے۔ کشمیر کے جغرافیائی اور انسانی حسن، استعماری قوتوں کے ظلم و جبر اور انسانی حقوق کی پامالی نے تشبیہات اور استعارات کے حوالے سے وسعت پیدا کی اور شعرا کے موضوعاتی، فکری اور فنی حسن میں اضافہ کیا۔ دور جدید میں ڈاکٹر مقصود جعفری ایک ایسے ہی شاعر ہیں جو اردو ادب میں مثل آفتاب جگمگاتے نظر آتے ہیں۔ وہ نہ صرف سرزمین پاکستان کے لیے باعث صد افتخار ہیں بل کہ اس مٹی (کشمیر جنت نظیر) کے لیے بھی طرہ امتیاز ہیں جس سے ان کا خمیر اٹھا۔ ڈاکٹر مقصود جعفری ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو مقبوضہ کشمیر کے علاقے پونچھ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے مختلف زبانوں میں شاعری کی جن میں اردو، انگریزی، فارسی، پنجابی اور کشمیری زبانیں قابل ذکر ہیں۔ کشمیر اور کشمیریت ان کے لہو میں شامل ہے اس لیے ان کی شاعری میں بہت بڑا اور اہم حصہ کشمیر سے متعلق ہے۔ ڈاکٹر مقصود جعفری جنتِ نظیر کو اس طرح خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

السلام اے گلشن تقدیس و عظمت کی بہار

السلام اے منزل اہلِ وفا، عالی وقار

کیا اجازت ہے کہ تیرے حسن کا چرچا کروں؟

اپنی حدِ فکر تک ذکرِ قدِ زیبا کروں[1]

ڈاکٹر مقصود جعفری کے اشعار تحریک آزادی کا نغمہ ہیں، اور تحریک آزادی کے لیے عظیم شاہ کار ہیں۔ وہ اپنے ان اشعار سے نوجوانوں کا لہو گرمانے، اتفاق و اتحاد کا درس دینے اور یک جان ہو کر ظلم کے خلاف چٹان کی طرح کھڑے ہونے کا درس دیتے ہیں۔ وہ اپنی شاعری میں جا بجا خطہ کشمیر کے استحکام اور آزادی کے لیے دعا گو نظر آتے ہیں۔ کشمیر کے اس سپوت نے تاریخ کشمیر، داستانِ حسن کشمیر، داستان غمِ کشمیر کو وسیع اور مدلل انداز میں اپنی شاعری میں سمو دیا ہے۔ ڈاکٹر مقصود جعفری اپنے ان جذبات کا اظہار کچھ اسطرح کرتے ہیں:

یہ مسدس نغمہ آزادی افکار ہے

سرخیِ خُوں سے مزین پیکرِ اشعار ہے

کارگاہِ زندگی میں تیغ کی جھنکار ہے

شعلہ کشمیر میری سوچ کا شہکار ہے (۲)

کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ کہا جاتا ہے۔ دوسری طرف کشمیر کے لیے پاکستان کی اہمیت بھی مسلمہ ہے۔ ڈاکٹر مقصود جعفری کشمیر کی منزل مقصود کے حوالہ سے یوں رقم طراز ہیں:

قائدِ اعظم نے اِس کو شہ رگ ملت کہا

شاعرِ کشمیر نے کشمیر کو جنت کیا

ہے یہی مسلک مرا اور یہ مرا ایمان ہے

کاشمر بھی ہے مرا اور میرا پاکستان ہے (۳)

مقصود جعفری کشمیر کے قدرتی حسن و جمال دل فریب وادیوں، برف پوش پہاڑوں، صاف و شفاف پانیوں کی خوب صورت منظر کشی، مختلف موسموں کا ذکر، سردیوں میں برف سے ڈھکے پہاڑوں، موسم بہار اور موسم گرما میں درختوں پر لگے پھلوں پھولوں کو دلہن سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ انھوں نے تاریخ کشمیر کے حسن و جمال اور تہذیب و تمدن کی خوب صورت منظر کشی یوں کی ہے:

سیر گاہ چشمِ انساں وادیِ کشمیر ہے

مرکزِ اسرارِ یزداں وادیِ کشمیر ہے

چہرہ گیتی پہ اک رنگین نقابِ حسن ہے

وادیِ کشمیر کیا ہے؟ ماہتاب حسن ہے (۴)

ڈاکٹر مقصود جعفری کشمیر کے بلند و بالا برف پوش پہاڑوں، خوب صورت باغات، حسین وادیوں کو فطرت کا شاہ کار گردانتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

برف کا اوڑھے دوشالہ ہے عروس شادماں

رقص میں ہیں سبز شاخیں جھومتا ہے گلستاں

یہ حسیں وادی مثالِ گیسوئے دلدار ہے

نازش تخلیقِ فطرت کا حسین شہکار ہے (۵)

ڈاکٹر مقصود جعفری نے اپنی شاعری میں جن چند اہم قدرتی وسائل کی طرف اشارہ کیا ہے ان میں ریاست جموں و کشمیر کے آبی وسائل، دنیا کے بلند و بالا پہاڑی سلسلے، برف پوش چوٹیاں، سیاحت، اہم دریا، زراعت، قیمتی جڑی بوٹیاں اور معدنی وسائل وغیرہ ہیں۔ یہ تمام قدرتی وسائل قدرت کی طرف سے سرزمین کشمیر کو عطا کی جانے والی بہت بڑی قوت ہے۔ کشور کشمیر کے مستقبل کو روشن و تابناک بنانے میں ان قدرتی وسائل کے استعمال کا بڑا کردار ہو سکتا ہے۔ صرف آبی وسائل کے استعمال سے پاکستان کے طول و عرض کو نہ صرف سیراب کیا جا سکتا ہے بل کہ ہزاروں میگاواٹ بجلی بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔

یہ حسین و مہ جبیں سی آبشاریں دیکھ کر

وجد میں آتا ہے دل تیری بہاریں دیکھ کر (۶)

ندی نالے، بے شمار چشمے کرہ ارض پر میٹھے، صاف و شفاف اور صحت افزاء پانی کی شکل میں قدرت کا بہت بڑا عطیہ ہیں۔ کشمیر کے خوب صورت اور میٹھے پانی والے چشموں کا ذکر ان خوب صورت الفاظ میں کر رہے ہیں:

اس سے شیریں ذائقے میں سرد پانی ہے کہاں؟

وادی کشمیر کا دنیا میں ثانی ہے کہاں؟(۷)

ڈاکٹر مقصود حسین جعفری چشموں اور باغوں کا تذکرہ ان خوب صورت الفاظ کر رہے ہیں:

تیرے چشموں میں ترنم تیرے باغوں میں بہار

پتے پتے سے ہے فطرت کی تجلی آشکار (۸)

ڈاکٹر مقصود جعفری کے نزدیک دریاؤں کے پانی کو مضبوط و مربوط منصوبہ بندی کے ذریعے استعمال کر کے نہ صرف زرعی ترقی میں ایک بھونچال لایا جا سکتا ہے بل کہ برقی توانائی کے شعبہ میں ہزاروں میگاواٹ بجلی، ہائیڈرو الیکٹرک پاور پلانٹ لگا کر حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس حوالے سے مقصود جعفری دریاؤں کو قیمتی موتیوں کی طرح گردانتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

اس کے دریاوں کا ہر قطرہ ہے درِ بے بہا

اس کے ذروں سے خجل ہے چاند تاروں کی ضیاء

جنت فردوس سے ملتی ہوئی اس کی فضا

پتی پتی اس کی ہے آئینہ جنت نما(۹)

ڈاکٹر مقصود جعفری کے مطابق جنگلات، اور معدنیات کے وسائل کو درست طور پر استعمال کر کے معاشی مسائل کو آسانی سے قابو کیا جا سکتا ہے۔ڈاکٹر مقصود جعفری خطہ کشمیر کو قدرت کا شاہکار مانتے ہیں کشمیر میں قدرتی وسائل اور اس کے حسن وجمال کو یوں بیان کرتے ہیں:

وجد میں سنگیت سے اشجار آتے جائیں گے

نقرئی دریا کے رستے پیچ کھاتے جائیں گے

تیری شوکت تیری عظمت لائق تعظیم ہے

وادی جنت نشاں تو موجہ تسنیم ہے(۱۰)

ڈاکٹر مقصود جعفری کشمیر کی خوب صورتی اس کے موسموں اور مختلف قدرتی مناظر کی تصویر کشی یوں کر رہے ہیں:

وادی پرُ کیف میں انوار کے یہ کوہ سار

لہلاتے زعفراں کی کھیت رشک صد بہار(۱۱)

دیدہ لیلی میں رہتے ہیں یہ مجنوں کی طرح(۱۲)

ڈاکٹر مقصود جعفری کے شاعری میں مٹی کی محبت اور اپنے اقدار سے وابستگی انتہاؤں پر نظر آتی ہے۔ان کے اشعار میں حب الوطنی اور وطن سے محبت کی خوشبو ملتی ہے۔ان کے اشعار وطن پرستی کا خوب صورت نمونہ پیش کرتے ہیں وہ خطۂِ کشمیر کو بے مثل قرار دیتے ہیں۔ان کے بقول جو کوئی کشمیر کی سیر کو آیا وہ اس پر فریفتہ ہو گیا۔ڈاکٹر مقصو جعفری نے کشمیر جنت نظیر کی خوب صورت وادیوں، بلند و بالا پہاڑوں، آبشاروں، خوب صورت جھیلوں اور سر سبز کھیتوں کا منظر یوں پیش کیا ہے:

برف کی چادر میں لپٹا چہرہ لولاب ہے

خامہ فطرت نے لکھی داستاں بر آب ہے

چار سو پھیلا ہوا یہ سبزہ شاداب ہے

جھیل "ڈل" میں حسن کا بہتا ہوا سیماب ہے

جنت کشمیر میں عکسِ جمال حور ہے

ذرہ ذرہ گوشہ گوشہ اس کا رشک طور ہے (۱۳)

ڈاکٹر مقصود جعفری کشمیر میں رنگا رنگ پھولوں، خوب صورت وادیوں کا ذکر یوں کرتے ہیں:

ہر طرف پھیلا ہوا پھولوں کا بستر دیکھئے

وادی تسنیم و کوثر، جانِ جاں کشمیر ہے

ساغرِ مُطرب، لبِ شعلہ فشاں کشمیر ہے (۱۴)

ڈاکٹر مقصود جعفری دقیق نظر سے کشمیر کی وادیوں، قدرتی جڑی بوٹیاں کی خوشبو، خوب صورت باغات اور دل کش مناظر کی تصویر کشی یوں کر رہے ہیں:

رشکِ صد باغ ارم یہ وادئی گلریز ہے

ڈالی ڈالی، پتی پتی اِس کی عنبر بیز ہے

بُو یہ شبدیزِ تخیل کے لئے مہمیز ہے

کتنی سحر انگیز ہے یہ کسی دل آویز ہے

خیرہ ہو جاتی ہیں آنکھوں حسن عالمگیر سے

چاند نے لی ہے ضیا گویا مرے کشمیر سے (۳۴)

ڈاکٹر مقصود جعفری نے عظیم تاریخی شخصیات کی زندگی، ان کے افکار اور خدمات کو اس انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے:

حبہ وللہ کی بستی وادی جنت نشاں

اس چمن کے گُلبدن شریں لب و شیریں دہاں (۱۵)

ڈاکٹر مقصود جعفری کشمیر اور نام ور کشمیری شخصیات سے اپنا رشتہ یوں جوڑتے ہیں:

ذرہ ذرہ خاک کا ہے کہکشاں سے خوب تر

ہے وطن میرا مجھے سارے جہاں سے خوب تر

پتہ پتہ، غنچہ غنچہ اس کا عنبر بار ہے

قطرے قطرے میں نہاں صد بارش انوار ہے (۱۶)

کشمیر کے تاریخی پس منظر اور صدیوں پر محیط اہل فکر و فن کے نایاب اور بے مثل کارناموں کو ڈاکٹر مقصود جعفری مختصراًان خوب صورت الفاظ کی لڑی میں پروتے ہیں۔

چوب کاری، یہ دوشالے، یہ کسابہ، یہ پھرن

ساگواں، اخروٹ، نمدے، یہ جوانی بانکپن

یہ ہے پشمینہ، یہ ریشم، زعفران نرگس کا بن

اس کی شالیں حُسن میں صد رشک فکرِ اہلِ فن

اہلِ فکر و فن کا خطہ سرزمین حُسن ہے

حسن کا وارث یہی ہے جانشینِ حَسُن ہے (۱۷)

ڈاکٹر مقصود جعفری کے نزدیک کشمیری تہذیب کا ہر عنصر بہت اہم اور قابل توجہ ہے۔ان کی شاعری کشمیری تہذیب اور تہذیبی زندگی کی عکاسی کرتی ہے ان کی شاعری کا سارا منظر خطہ کشمیر سے متعلق ہے۔ وہ چنار، ڈل، وولر اور اس طرح کے دیگر تہذیبی عناصر کو اپنی شاعری میں بیان کرتے ہیں انھوں نے کشمیری تہذیب کی علامت کانگڑی کو بھی موضوع بنایا ہے اس کے علاوہ اخروٹ، نمدے، چوب کاری، ساگوان، زعفران، پھرن، پشمینہ، شالیں یہ سب تہذیبی عناصر مقامی ہیں۔اور یہ خطہ کشمیر کی تہذیب کو دوسری تہذیبوں سے ممیز کرتے ہیں۔ڈاکٹر مقصود جعفری نے کشمیر کی تہذیب و تمدن، معیشت، معاشرت اور تاریخی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ان خوب صورت الفاظ میں یوں بیان کیا۔

اس کی یخنی، کوفتے، نمکین چائے اور انگور

اس کاچاول رشکِ گوہر، سیب اس کے رشک جوُر

یہ اُلوچے، یہ بگوُگوشے، مثالِ برق طُور

یہ مک، یہ خُوبانی، کانگڑی ہو یا کہ "ٹور"

کاشمر پر اس قدر قُدرت کا فیضِ عام ہے

جام میں صہبائے مستی، مستیوں میں جام ہے (۱۸)

سبھی نے کشمیر کے حوالے سے بہت کچھ لکھا اسی تاریخ پس منظر اور کشمیر کے حسن جمال اس کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ڈاکٹر مقصود جعفری منفرد انداز میں یوں رقم طراز ہیں:

اہلِ فکر د فن نے لکھی داستانِ کاشمیر

البیرونی بھی رہا ہے، ہمزبانِ کاشمر

ہمرکابِ برقِ ساعد کاروانِ کاشمیر

ہم جلیس اعرشِ اعظم آستانِ کاشمر

سانگ کی تعریف ہو یا قصہ ٹامس مور

کاشمر کا رنگ حسنِ جاوداں رنگِ سحر (۱۹)

داستانِ غم کشمیر کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب نے یوں لکھا ہے:

کس طرح اُجڑی محبت میں جوانی کیا لکھیں

وادی کشمیر کے غم کی کہانی کیا لکھیں

جُوئے ظلم وجود کا جوش روانی کیا لکھیں

عظمت انسانیت ہے پانی پانی کیا لکھیں

یک بہ یک ہو جائے گی خون جگر سے چشم تر

ہم سے لکھی جائے گی کب داستانِ کاشمر (۲۰)

ڈاکٹر مقصود جعفری کی کشمیر پر ظلم و ستم کو اس انداز میں بیان کرتے ہیں:

کھا گئی میرے وطن کو کیا کہیں کس کی نظر؟

غم میں کیوں ڈُوبے ہوئے ہیں آج اس کے بام و در (۲۱)

ریاست کی سرحدیں دنیا کے چار ممالک ہندوستان، پاکستان، چین اور افغانستان سے ملتی ہیں جنوبی اور وسطیٰ ایشیاء کے عین درمیان میں واقع ہونے کے باعث اس دفاعی اعتبار اسے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ریاست جموں وکشمیر ایشیاء کے تقریباً وسط اور برصغیر پاک وہند کے عین شمال میں ہونے کے باعث اسے ایشیاء کا دل اور برصغیر کا تاج کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مقصود جعفری کشمیر کے تابناک ماضی اور اس کے بعد مظلوم و محکوم کشمیریوں کے حالات زندگی کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:

سر زمین لالہ و گل، خطہ جنت نظیر

حسن و خُوبی میں جو کہلاتا ہے ایران صغیر

پاوں میں ہے اُن کے زنجیر غلام ہند کی

جانے کب ہوتی ہے اُن کو اِس بلا سے مخلُصی (۲۲)

ڈاکٹر مقصود جعفری کشمیر کی زبوں حالی کا ذکر اس طرح کر رہے ہیں اور امت مسلمہ بالخصوص اہل پاکستان کی توجہ اس طرف مبذول کر رہے ہیں کہ پاکستان کی شہ رگ بہت خطرے میں ہے۔ اور پنجہ اغیار کے قبضے میں جھکڑی ہوئی ہے:

زرد ہوتی جا رہی ہیں پھُول جیسی صُورتیں

مثلِ دوزخ جل رہی ہیں کاشمر کی جنتیں

شہ رگ ملت پر میری دُشمنوں کا وار ہے

سر زمینِ کاشمر میں زندگی دُشوار ہے (۲۳)

ڈاکٹر مقصود جعفری ایک اور جگہ سر زمین کشمیر کی بے کسی و بے بسی کا ذکر یوں کر رہے ہیں:

ہر کوئی اب کاشمر میں یاس کی تصویر ہے

غربت وافسر دگی، افلاس کی تفسیر ہے

پاؤں میں اِن کے کھنکتی درد کی زنجیر ہے

اور سر پر دُشمنِ بے پیر کی شمشیر ہے (۲۴)

ڈاکٹر مقصود جعفری نہایت دقیق انداز میں تاریخ کشمیر کے مختلف ادوار کے اتار چڑھاؤ اور ان ادوار میں مختلف کرداروں، کرداروں کے رسم رواج، شان وشوکت، ظلم ستم اور بالخصوص فتنہ انگریز، ہندوؤں کی چال اور کشمیر کے باسیوں کے ساتھ ڈھائے گئے مظالم کو ان الفاظ میں یوں سمیٹا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ڈاکٹر مقصود جعفری ان سب حقائق کو یوں بیان کرتے ہیں۔

خالصوں کا دور ہو یا ڈوگروں کا راج ہو

سر گزشتِ مُغلیہ ہو، رُعب تخت وتاج ہو

ذکر افغان ہو کہ ذکر اہلِ ظُلم و باج ہو

فتنہ انگریز ہو یا ہندوؤں کا کاج ہو

غاصبوں نے ارثِ ملت لوٹ لی ہائے غضب

قسمتِ ہر فردِ ملت رہ گیا رنج وتعب (۲۵)

جب بھی کشمیر کے حسن کا ذکر ہوتا ہے تو اس سے منسوب ان تمام علامات کو حسن کشمیر کے استعارہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر مقصود جعفری نے تاریخی حقائق اور مختلف ادوار میں کشمیر پر حکومت کرنے والے حکم رانوں کے کارناموں کا ذکر کچھ ان الفاظ میں کیا ہے:

صنعتِ شاہ جہاں کے باغ تھے تصویر حُسن

اور بڈ شاہ کا جزیرہ اور ولر تنویر حُسن

باغِ صادق خان تھا اپنی جگہ جاگیر حَسُن

اور یہ تختِ سُلیماں بھی فقط تفسیرِ حُسن

یہ پری محل و بسنتی باغ کی اٹھکھیلیاں

آسمانِ کاشمر پر حُسن کی تھی کہکشاں (۲۶)

ڈاکٹر مقصود جعفری عظمت رفتہ اور کشمیر کی موجودہ صورتحال کا موازنہ یوں کر رہے ہیں:

اکبرِ اعظم نے اس کو جنتِ دُنیا کہا

عُرفی و اقبال نے رشکِ گُلِ رعنا کہا

کہنے والے نے اِسے تو نرگسِ شہلا کہا

خانہ مژگاں نے میرے حُسن کو دریا کہا

ہائے لیکن آج ہے یہ مثلِ لاشِ بے کفن

خُون کے دریا میں ڈوبا ہے مرا پیارا وطن (۲۷)

ڈاکٹر مقصود جعفری بڑے خوب صورت انداز میں کشمیر، تحریک آزادی کشمیر اور حریت کشمیر پر ڈھائے جانے والے مظالم کو اسی استعارہ کے استعمال سے یوں بیان کرتے ہیں:

کیوں نہ بھڑکیں کاشمر کے لوگ شعلوں کی طرح

سیلِ خُوں میں بہہ رہے ہیں خُشک تنکوں کی طرح۔ (۲۸)

سرزمین کشمیر ایک جلتی ہوئی بھٹی کی مانند ہے۔ جہاں جاں سوز واقعات آئے روز پیش آتے ہیں۔ کشمیریوں کو بے دردی سے قتل کیا جاتا ہے۔ اور انسانی حقوق کی کھلے عام بدترین پامالی ہوتی ہے۔ سانحہ سوپور ہو، سانحہ ہندواڑہ، شہدائے جموں اس ظلم و بربریت کو سریچی اور واضح انداز میں پیش کرنے کی جرات مقصود حسین جعفری میں ہے۔ وہ کشمیر میں دل خراش واقعات کو یوں بیان کر رہے ہیں:

کس قدر ہیں ظالم و سفاک یہ ہندی یزید

مرد و زن ہی کو نہیں بچوں کو کرتے ہیں شہید

ان کے ہاتھوں میں ہے ظلم وجور کی ایسی کلید

داستانِ ظلم ہیں جس کی نہیں دید وشُنید

ہر طرف ہے دور دورہ جبر واستبداد کا

نام تازہ ہو گیا فرعون کا، شداد کا[۲۹]

اور اسی طرح ڈاکٹر مقصود جعفری دل شکستہ ماں کے دل خراش حالات بیان کرتے ہوئے اقوام عالم میں کام کرنے والی بنیادی حقوق کی تنظیموں کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

آگ میں جھونکے گئے جو ماہ پارے ہیں کہاں؟

آسمانِ کاشمر کے چاند تارے ہیں کہاں؟

بے کس و بے بس تھے جو وہ غم کے مارے ہیں کہاں؟

مائیں جن کو ڈھونڈتی ہی وہ سہارے ہیں کہاں؟

کس طرح معصوم بچوں کے گلے کاٹے گئے؟

خُون کے دریا بلاوں کی طرح چاٹے گئے۔[۳۰]

اس کے علاوہ اسی واقعہ کو ڈاکٹر مقصود جعفری نے اپنے شعری انداز میں بیان کیا ہے تاکہ لوگ کشمیر مسلمان خواتین کے کرب کو محسوس کر سکیں۔

لُٹ رہی ہیں اب سرِ رہ عورتوں کی عصمتیں

انتہائے درد و غم کی داستاں کس سے کہیں

مٹ گئیں کشمیر میں انسانیت کی عظمتیں

سرنگوں ہونے لگی ہیں آسماں کی رفعتیں

ظُلم کی آتش میں ظالم خود بخود جل جائیں گے

خُشک پُھولوں کی طرح ہر شاخ پر مرجھائیں گے (۳۱)

وادی کشمیر مسلمان کے لیے مقتل بنی ہوئی ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں جو مسلمان کشمیریوں کے لیے ظلم و جبر کی نئی داستانیں نہ لے کر شروع ہو مسلمان اپنی مذہبی رسومات بھی پرامن طریقے سے ادا نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر مقصود جعفری اس ظلم کو یوں بیان کرتے ہیں:

مسلمِ کشمیر ہے محبُوس دستِ ظلم میں

کس قدر جور و جفا ہوتا ہے اُس پر کیا کہیں

مرد و زن، پیر و جواں مجبُور ہیں مقہور ہیں

ظلم کی چکی میں جابر پیستے ہیں اب انہیں

عیدِ قرباں پر چلائیں گولیاں واحسرتا

روزِ عاشورہ تھا وہ یا روز تھا وہ عید کا (۳۲)

ڈاکٹر مقصود جعفری نے کشمیر کی صحیح معنوں میں ترجمانی کی ہے انھوں نے مسئلہ کشمیر کے حوالے سے ماضی کی کوتاہیوں اور مستقبل کا مکمل لائحہ عمل اپنی شاعری اور تصانیف کے ذریعے بیان کیا وہ فرماتے ہیں:

نقشِ ہندوستان مٹا کر صفحہ کشمیر سے

لفظِ پاکستان لکھیں گے خامۂ کشمیر سے

گونج اُٹھیں گے دشت و در پھر نعرہ تکبیر سے

مرحبا کی آئے گی آواز چرخ پیر سے

خرم و دلشاد ہوں گے مرد و زن خُورد و کلاں

جنتِ اراضی ہیں داخل ہوں گے ہم باعز و شاں (۳۳)

مقصود جعفری ایک اور جگہ پر صدائے حق کا نغمہ یوں گا رہے ہیں:

آ رہی ہے یہ صدائے حق ہمیں وجدان سے

خطہ کشمیر پیارا ہے ہمیں تو جان سے

جائیں گے وادی میں ہم اک رُعب سے اک شان سے

جان چھوٹے گی مسلماں کی عدُو شیطان سے

بس فقط اللہ کا فضل و کرم در کار ہے

بے نواوں کا وہ حامی مالک و مختار ہے (۳۴)

ڈاکٹر مقصود جعفری کشمیری نوجوانوں کو مخاطب کر کے اسلام کے بنیادی جزو جہاد کا راستہ اختیار کر کے باہمی اتحاد و یگانگت کا درس دیتے ہیں تاکہ کشمیریوں کو ظالم بھارتی افواج سے نجات مل سکے۔ اور کشمیر کی آزادی کا راستہ ہموار ہو۔ ڈاکٹر مقصود جعفری نوجوانان ملت اسلامیہ کو اپنے آباؤ اجداد کی تاریخ یاد دلا رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے شاندار ماضی کی عظیم داستانوں کو ان عظیم اشعار میں یوں قلم بند کر رہے ہیں:

اپنے آباء کی اگر تاریخ تم کو یاد ہو

ظلم واستبداد کے طوفان کا رُخ موڑ دو

بازوؤں میں اپنے زورِ حیدری پیدا کرو

پیس ڈالو غازیو اِن مرحبان وقت کو

تازہ ہو جائے جوانو خندق و خیبر کی یاد

ہو زباں پر نعرہ اسلام وایماں زندہ باد (۳۵)

ڈاکٹر مقصود جعفری یقینِ محکم کے ساتھ غلامی اور ظلم کی زنجیر ٹوٹنے کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:

تجھ کو آزاد کرالیں گے محمد ﷺ کی قسم

دستِ ہندُو سے چُھڑالیں گے محمد ﷺ کی قسم (۳۶)

ڈاکٹر مقصود جعفری پر عزم ہیں کہ حق چھا کر رہے گا اور باطل نے آخر مٹنا ہی ہوتا ہے۔ اس سچائی کو ان خوب صورت الفاظ میں بیان کر رہے ہیں۔

جو ظالم، خُون پیتا ہے مسلماں کا فنا ہو گا

مٹے گا اس جہاں سے جلد تر نام و نشاں اُس کا

وطن بڈشاہ کا ہے کافر و مشرک کے قبضے میں

ہے کشمیری مسلماں ظالم و جابر کے پنجے میں

وہ دن نزدیک ہے آزاد ہو گا جب وطن میرا

مہک اُٹھے گا جنت کی بہاروں سے چمن میرا[۳۷]

کشمیر کی شاعری میں چنار ایک زندہ اور پر معنی علامت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ چنار کشمیر کے خوش نما مناظر میں سے ایک ہے۔ یہ جسامت میں بڑا ہوتا ہے۔ اور انسانی ہاتھ کے مماثل ہوتا ہے۔ اس کا سرخ اور آتشی رنگ اسے باقی درختوں سے ممیز کرتا ہے۔ اس کی لکڑی میں روغن ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ جلد جل اٹھتی ہے۔ اکثر شعرا نے چنار کو لفظ کشمیر اور تحریک آزادی کشمیر کے ساتھ جوڑا ہے۔ یہ لفظ کشمیر اور کشمیریت کی عکاسی کرتا ہے اس کے علاوہ مختلف نظموں میں لفظ چنار کشمیر ثقافت کو بھی ذائل کرتا ہے مقصود جعفری نے بھی خاص طور پر اپنی شاعری میں لفظ چنار کا استعمال کیا جو کہ کشمیر کی ثقافت اور تحریک آزادی کشمیر کی ترجمانی کرتا ہے۔ اس حوالہ سے ڈاکٹر مقصود جعفری یوں رقم طراز ہیں:

کاشمر کی سر زمین ہے ماہ پاروں کی زمیں

خون کے بہتے ہوئے رنگین دھاروں کی زمیں

نقرئی دریاؤں کی اور آبشاروں کی زمیں

صبح جنت کی طرح ہے یہ چناروں کی زمیں[۳۸]

ڈاکٹر مقصود جعفری اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ امت مسلمہ کامیابی سے ہم کنار ہو اور مسلمانان بر صغیر پاک و ہند میں اسلام کا بول بالا ہو۔ دعا کو ان خوب صورت الفاظ میں یوں بیان کیا ہے:

ہے جعفری کی تجھ سے دُعا اے خدائے پاک

کشمیر میں یہ پرچم ہندی ہو کر چاک چاک

لہرائے اس پہ پرچم اسلام جلد تر

بہرِ رسُول پاک ﷺ اے خلاقِ بحر و بر (۳۹)

ڈاکٹر مقصود حسین جعفری ایک خوب صورت، دل کش اور بھرپور شخصیت کا نام ہے۔ انھیں شاعر ہفت زبان قرار دیا گیا ہے۔ انھوں نے اپنی تخلیقات کے ذریعے انسانی عظمت اور تکریم انسانیت کے گیت گائے۔ ان کی شاعری بہت سے بنیادی موضوعات پر مشتمل ہے۔ جن میں فلسفہ، مذہب، سیاست، انقلابی فکر، معاشرتی عدل اور انسان دوستی جیسے موضوعات ہیں۔ ان کی ادبی رجحانات میں ایک مضبوط اور مربوط توازن نظر آتا ہے۔ کشمیر ایک زندہ خواب ہے اور ڈاکٹر مقصود حسین جعفری نے اپنی شاعری میں کشمیر کے موضوع کو پوری دنیا میں اجاگر کیا۔ انھوں نے کشمیر کی تحریک آزادی پر قابل فخر علمی کام کیے ہیں اور جدوجہد آزادی کے موضوع پر نہ صرف مختلف ادوار کے حقائق کو ان مول انداز میں پیش کیا ہے۔ بل کہ انھوں نے تحریک آزادی کشمیر کی کام یابی یقین محکم رکھتے ہوئے مختلف تجاویز پیش کی ہیں۔ ڈاکٹر مقصود حسین کا خمیر کشمیر کی مٹی سے اٹھا ہے۔ اس لیے وہ ہر میدان میں اپنے کشمیری ہونے کا بھرپور طریقے سے حق ادا کرتے ہیں۔ انھوں نے مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر حل کرنے کے لیے جہد مسلسل کی ہے۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے ذاتی طور پر اپنے قلم اور زبان کے ساتھ ساتھ حکومت کشمیر کا حصہ بن کر کشمیر کے وکیل کے طور پر مغربی ممالک اور دیگر موثر ممالک سے رابطے قائم کیے اور کشمیری عوام کی قربانیوں کو عالمی اداروں اور دنیا کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے کشمیر کی جغرافیائی اہمیت، تہذیب تمدن، ثقافت، حسن و جمال اور قدرتی وسائل اور درد بھرے الفاظ اور فقروں کو کمال محنت، استقامت اور خلوص نیت سے بیان کیا ہے اور مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے ٹھوس تجاویز بھی دی ہیں۔ ڈاکٹر مقصود جعفری کی ان کاوشوں اور خدمات کو دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے جدوجہد آزادی کے لیے اپنے حصے کی شمع جلا دی ہے اور قوم کو بے داری کا شعور دیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر مقصود جعفری،ڈاکٹر،شعلۂ کشمیر،سگما پریس و پبلی کیشنز،راولپنڈی،۱۹۹۴ء،ص ۲۷

۲۔ ایضا،ص ۱۲

۳۔ ایضا،ص ۶۸۔

۴۔ ڈاکٹر مقصود جعفری،ڈاکٹر،شعلۂ کشمیر،سگما پریس و پبلی کیشنز،راولپنڈی،۱۹۹۴ء،ص ۱۳

۵۔ ایضا،ص ۱۳

۶۔ ایضا،ص ۱۹

۷۔ ایضا،ص ۲۴

۸۔ ایضا،ص ۲۳

۹۔ ایضا،ص ۱۵

۱۰ جی ایم میر، مستقبل کا کشمیر،سمٹ انٹر نیشنل،لاہور، مئی ۲۰۰۰ء،ص ۷۲

۱۱۔ ایضاص ۷۱

۱۲۔ ڈاکٹر مقصود جعفری،ڈاکٹر،شعلۂ کشمیر،سگما پریس و پبلی کیشنز،راولپنڈی،۱۹۹۴ء،ص

۱۳۔ ایضا،ص ۱۶

۱۴۔ ایضا،ص ۱۸

۱۵۔ ڈاکٹر مقصود جعفری،ڈاکٹر،شعلۂ کشمیر،سگما پریس و پبلی کیشنز،راولپنڈی،۱۹۹۴ء،ص ۲۵

۱۶۔ ایضا،ص ۲۶

۱۷۔ ایضا،ص ۲۶

۱۸۔ ایضا، ص ۲۹

۱۹۔ ایضا، ص ۳۲

۲۰۔ ایضا، ص ۳۳

۲۱۔ ایضا، ص ۳۴

۲۲۔ ایضا، ص ۴۲

۲۳۔ ایضا، ص ۴۳

۲۴۔ ایضا، ص ۴۸

۲۵۔ ایضا، ص ۲۸

۲۶۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، اوج دار، راولپنڈی، ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی، جنوری ۲۰۱۰ء، ص ۱۴

۲۷۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، آواز عصر، راولپنڈی، ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی، نومبر ۲۰۱۲ء، ص ۱۲

۲۸۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، جبر مسلسل، اسلام آباد، پاک میڈیا فاؤنڈیشن، اسلام آباد ۲۵ اگست ۲۰۱۵ء، ص ۱۲

۲۹۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، روزن دیوارِ زنداں، ایس۔تی پرنٹرز راولپنڈی، جولائی ۲۰۲۱ء، ص ۲۳

۳۰۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، گنبدِ افلاک فکشن کمپوزنگ اینڈ گرافکس، ۲۰۱۸ء، ص ۱۴

۳۱۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، گوشہ قفس بزمِ فکر وادب، راولپنڈی، ۲۰ جون ۱۹۸۲ء، ص ۱۸

۳۲۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، نخل آرزو سگما پریس و پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۱۹۷۳ء، ص ۱۷

۳۳۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، میخانہ ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی، جون ۱۹۷۷ء، ص ۱۶

۳۴۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، متاع درد ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی، نومبر ۱۹۷۱ء، ص ۱۳

۳۵۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، فانوس خیال ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی، ۲۵ دسمبر ۱۹۷۸ء، ص ۱۴

۳۷۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، چراغ افکار ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی، ۲۵ جولائی ۲۰۰۸ء۔ ص ۲۳

۳۸۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، آوازعصر، راولپنڈی، ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی، نومبر ۲۰۱۲ء

۳۹۔ ایضا، ص ۲۸

References

1. Dr. Maqsood Jafri, Dr., Shola Kashmir, Sigma Press and Publications, Rawalpindi, 1994, p. 27

2. Also, p. 12

3. Also, p. 68.

4. Dr. Maqsood Jafri, Dr., Shola Kashmir, Sigma Press and Publications, Rawalpindi, 1994, p.13

5. Also, p.13

6. Also, p.19

7. Also, p.24

8. Also, p.23

9. Also, p. 15

10 GM Mir, Future Kashmir, Summit International, Lahore, May 2006, p. 72

Also p. 71

12. Dr. Maqsood Jafri, Dr., Shola Kashmir, Sigma Press and Publications, Rawalpindi, 1994, p.

13. Also, p.16

14. Also, p.18

15. Dr. Maqsood Jafri, Dr., Shola Kashmir, Sigma Press and Publications, Rawalpindi, 1994, p.25

16.Also, p.26

17.Also, p.26

18.Also, p.29

19.Also, p.32

20.Also, p.33

21.Also, p.34

22. Also, p.42

23. Also, p.43

24. Also, p.48

25. Also, p.28

26. Maqsood Jafri, Dr., OJ Dar, Rawalpindi, S. T Printers, Rawalpindi, January 2010, p. 14

27. Maqsood Jafri, Dr., Awaz ASR, Rawalpindi, S. T Printers, Rawalpindi, November 2012, p. 12

28.Maqsood Jafari, Dr. Jabr Mussallat, Islamabad, Pak Media Foundation, Islamabad, August 25, 2015, p. 12

29. Maqsood Jafri, Dr., Rosen Dewar-e-Zindan, S. T Printers Rawalpindi, July 2021, p. 23

30. Maqsood Jafri, Dr., Gonbad-e-Aflak Fiction Composing and Graphics, 2018, p.14

31. Maqsood Jafari, Dr., Gusha Qafs Bizm-i-Fikr-i-Adab, Rawalpindi, June 20, 1982, p. 18

32. Maqsood Jafri, Dr., Nakhil Arzoo Sigma Press and Publications, Rawalpindi, 1973, p. 17

33. Maqsood Jafri, Dr., Mikhana S. T Printers, Rawalpindi, June 1977, p. 16

34. Maqsood Jafri, Dr., Muta Dard S. T Printers, Rawalpindi, November 1971, p. 13

35. Maqsood Jafri, Dr. Fanos Khayal S. T Printers, Rawalpindi, 25 December 1978, p. 14

37. Maqsood Jafri, Dr. Chirag Afkar S. T Printers, Rawalpindi, 25 July 2008. p. 23

38. Maqsood Jafri, Dr., Awaz Asr, Rawalpindi, S. T Printers, Rawalpindi, November 2012

39. Also, p.28